اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۵۱ — مطبوعہ ۱۹- دسمبر سنہ ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک- عہ/۲ صہ

ایضاً دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی- عہ/۱ صہ

"ایک شخص کے نام ۷ کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی-

ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

مسیح کے ہمعصر پولوس رسول کی گواہی اِس ماجرۂ عظیم کی نسبت یہہ ہی کہ" میں نے اول باتوں میں وہی تمکو سونپا جو مینے بھی پایا کہ مسیح نوشتوں کے موافق ہمارے گناہوں کے واسطے موا اور یہہ کہ گاڑا گیا اور تیسرے دن نوشتوں کے موافق جی اُٹھا" قرنتیوں ۱۵- ۳ و ۴- آیات لیکن چھ سو برس بعد ایک اور نوشتہ جسکی صداقت الہامی تا امروز ثبوت طلب ہی رسول و ہمعصر اور چشمدید گواہ کو اور سب اگلے نوشتوں کو جنکے الہامی ہونیکا وہ خود بھی مُقر ہی جھٹلاتا اور اِس مسئلہ ضروری کے بجائے ایک بہروپیا کی سی شعبدہ بازی کا بیان کرتا ہی جسکو عقل سلیم خدائے قدوس کے حق میں ہرگز تسلیم نہیں کرتی +

شائد ناظرین نور افشاں میں سے کوئی خیال کرے کہ اس سلسلہ کو ہر پرچہ اخبار میں قائم و جاری رکھنے اور اسبات پر اسقدر زور دینے سے ایڈیٹر کا کیا مطلب ہی- لہذا مختصرًا اتنا بیان کرنا مناسب ہی کہ جب سے عرب والے شُبّہ لہم کی بات لوگوں کے کان میں پڑی آجتک کروڑہا بنی آدم اِس گرداب شُبہ میں گرفتار ہوکر حصول نجات سے محروم ہی نہیں رہے بلکہ ایک بڑے بھاری درد انگیز مغالطہ کا سامان مسیحیوں اور محمّدیوں کے درمیان موجود ہوگیا الساکہ اگر اول الذکر حق پر ہیں- تو آخر الذکر ضرور ناحق پر ہیں- پس اِس بھاری ٹھوکر کھلانیوالے مغالطہ کے رفع کرنیکی کوئی صورت نکلے تو گنہگار بنی آدم کی سبیل نجات سے یہہ سنگ لصادم دور ہوکر اُنکی بیش قیمت روحیں جنکے بچانیکے لئے خدا کے بےعیب برّہ کا لہو کفارہ میں دیا گیا ہلاکت ابدی سے بچ جائیں +

اب گذشتہ نمبر میں جو بصیغہ ایڈیٹوریل ہم نے ایک جادوگر کا خالیف چوہے کو بلّی اور کتّے کی صورت میں بدل دینے اور پھر بھی شیر سے ڈرنے پر یہہ کہہ کر کہ تیرا دل اور مزاج باوجود صورت بدل دینے کے بھی چوہے کا رہا پھر خفا ہوکر اُسکو جیسا کا تیسا بنا دینے کا ذکر پڑھا ہوگا پس سوال لازم آتا ہی کہ آیا جبکہ یہودا مسیح کی صورت بن گیا تو کیا اُسکا دل اور روح بھی مسیح کے دل اور روح سے مُبدّل ہو گئے یا نہیں؟- اِس سوال کا تسکین بخش جواب ہم کسی مُنصف اور خداترس شخص سے جو شُبّہ لہم کے معاملہ میں متفکر ہو چاہتے ہیں- بعض محمّدی جوان دقیانوسی خیالات کے مریض تھے کہ موجودہ توریت و انجیل اصلی نہیں یا انجیل بھی حضرت عیسیٰ کے ساتھ اُسیوقت آسمان پر چلی گئی زمانہ حال میں صحت یاب ہوتے جاتے ہیں- جیسا کہ ہم نے ایک غیر مُقلّد محمدی ذیعلم شخص کو کہتے سُنا کہ قرآن میں جیسا بارہ سو برس گذرے عیسائیوں کی نسبت بیان تھا کہ وے مسیح کو ابن اللہ کہتے تثلیث فی التوحید کو مانتے مسیح کی مصلوبیّت کا اعتقاد رکھتے وہی سب باتیں آجکے دِن انجیل میں اور مسیحیوں کے اعتقادات میں پائی جاتی ہیں جس سے ثابت ہوتا کہ یہہ انجیل وہی انجیل ہی جو زمانہ محمّد میں موجود تھی- پس ہم اُسی انجیل سے قرآن کے اُن بیانات کو جو اُسمیں مسیح اور اُسکی زندگی و موت سے متعلّق ہیں مقابلہ کرکے حق و باطل کو ناظرین پر ظاہر کرنا چاہتے ہیں- اور بس +

آریہ گزٹ فیروزپور یکم دسمبر اپنی ناراضگی ظاہر کرتا ہی کہ بریلی والے پادری اسکاٹ صاحب اپنے لکچروں میں کہنے لگے کہ ہم بھی آریہ ہیں چنانچہ وہ لکھتا ہی کہ ۱۰ - اکتوبر ۱۸۹۵ء کو جو صاحب ممدوح نے بدایوں میں لکچر دیا اُسمیں (صاف الفاظ میں نہیں) بلکہ مجمل طور پر لوگوں کو یہہ سُنایا کہ آریہ اور عیسائی ایک ہیں ایک ہی جگہہ یعنی روس کے جنوب سے اُنکا نکاس ہی۔ پہلی شاخ آریوں کی وہ ہی جو یوروپ کیطرف گئی اور دوسری شاخ کوہ ہزار برس ہوئے ہندوستان میں آئی تھی اپنی پہلی شاخ کی ترقی جاہ وحشمت کی تعریف اور دوسری شاخ کے لکیر پر فقیر ہونیکی بابت قدرے مذمت بھی بیان کی۔ پادری صاحب کا اس ذکر کے بار بار لانے سے یہہ ہی منشا ترشح تھا کہ اگر آرج اور عیسائی ایک سمجھے جاوینگے تو آرجوں کی طرف سے ہندوں کے دل میں نفرت پیدا ہوگی وغیرہ +

اب ہم مُنصف مزاجوں اور اُن آرج بھائیوں سے جو اپنے کوست پرتے ہوئے بتاتے ہیں اتنا کہنا مناسب جانتے ہیں کہ آپنے پادری صاحب موصوف کے اس بیان سے نہ معلوم کیوں ایسی ناراضگی ظاہر کی اور اُنہیں چالاکیوں سے دھرم کی بدی کا متہم ٹھیرایا ہی۔ تواریخ دان اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ آریہ اور یورپ کی بعض قومیں ہم نسل ہیں۔ دور کیوں جاتے ہو بشپ صاحب کی مختصر انگریزی تاریخ جسکا ترجمہ گورنمنٹ بک ڈپو پنجاب کے مترجموں نے اُردو میں کیا ہی۔ اُسکے ۱۹ صفحہ میں یوں لکھا ہی " کہ ملک ہند میں جو یہہ الکھوں ہندو آباد ہیں ہمیشہ سے یہیں کے رہنے والے نہیں ہیں۔ بلکہ نہایت قدیم زمانہ میں انکے بزرگ وسط ایشیا کے قطعات مرتفع میں رہتے تھے اور آریہ کہلاتے تھے۔ یہہ لوگ صرف ایک اسی جرگے کے بزرگ نہ تھے۔ جو بعد وہاں سے ہند میں چلا آیا اور ہندو کہلایا۔ بلکہ اہل فرنگ جو وہاں سے جاکر یورپ میں آباد ہوئے اور پارسی جو فارس میں جاکر بسے اُن کے بزرگ بھی وہی تھے " پھر ۲ صفحہ میں لکھا ہی کہ " آریہ نسل کے ہندوں اور یوروپ کی بڑی بڑی قوموں کی اصل ایک ہی ہی +

پھر ۲۲ صفحہ میں لکھا ہی کہ ہند کے آریہ لوگوں میں یہہ بھی دستور تھا کہ اپنے اُن آریہ بھائیوں کی طرح جو مغرب کیطرف جاکر یورپ میں آباد ہوئے دعوتوں کی تقریبوں میں شراب وکباب پیتے کھاتے تھے۔ پس آپ پادری اسکاٹ صاحب کو ناحق پُرفن اور چالاک ٹھیراتے ہیں۔ تعصّب نے دیانندیوں کو علم تواریخ سے بھی چشمپوشی کرنے اور غیر مُہذب کلمات غیر مذاہب کے بزرگ لوگوں کی نسبت کہنے کا ایک خاصہ ٹھیرا دیا ہی +

پادری صاحب کا یہہ منشا ہرگز نہ ہوگا۔ کہ آریہ اور عیسائی ازروئے مذہب ایک سمجھے جاویں تو ہندوں کو اُنسے نفرت ہو جائیگی۔ ہندوں کو تو دیانندیوں سے جیسی نفرت ہو رہی ہی پہلے ہی ظاہر ہی۔ پادری صاحب تحصیل حاصل کے لئے کیوں دردسری اُٹھائینگے۔ ایک معزز شخص کا قول ہی کہ اس نوزاد فرقہ کو آریہ کہنا مناسب نہیں بلکہ دیانندی کہا جائے تو درست ہوگا۔ لیکن ہمارے نزدیک خواہ ہندوں یا دیانندیوں کو آریہ کہنا کوئی فخر یا حقارت کی بات نہیں ہی۔ اور نہ یورپین قوموں کو ہم نسل آریہ ہونے سے کچھ فضیلت ہی۔ اور شاخ اوّل کی ترقی جاہ وحشمت و دولت وعلم (جو آفتاب صداقت کی روشنی کا طفیل ہی) اور شاخ دوم کا لکیر پر فقیر رہنا (جو بت پرستی کا نتیجہ ہی) محتاج بیان نہیں۔ اس کہنے سے کہ قدیم زمانہ میں ہمارے بزرگوں میں یوں علم وحکمت تھا اور ایسے تھے کچھ تسلّی وخوشحالی نسل موجودہ کے لئے متصوّر نہیں ہوسکتی +

آج ایک گمنام سوال ہمارے پاس پہنچا ہی جسمیں مستفسر لکھتا ہی کہ ایک ہندو یا مسلمان آدمی جو اعتقاد میں ٹھیک ہو مگر بپتسما نہیں پایا ہو اُسکی نجات ہوگی یا نہیں۔ اس سوال کا جواب ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں دینا چاہتے مگر کلام الہٰی سے دو تین آئتیں اُسکی نسبت جواباً مستفسر کے ملاحظہ کے لئے لکھنا کافی سمجھتے ہیں چنانچہ مرقس ۱۶ باب ۱۶ - آیت میں لکھا ہی کہ " جو کوئی ایمان لاتا اور بپتسما پاتا ہی نجات پائیگا پر جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا فتویٰ ہوگا " +

پھر عید پنتیکوست میں جب اُن یہودیوں نے جنکے دل کلام کو سُنکر چھد گئے تھے پطرس اور باقی رسولوں کو کہا اے بھائیو ہم کیا کریں تب پطرس نے اُنکو کہا توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسما لے تو روح القدس انعام پاؤگے۔ اعمال ۲ - ۳۷ و ۳۸ +

پُلِ تواریخ

سلسلہ کیلئے دیکھو نورافشاں نمبر ۴۸ مشئلہ

اِس تیرہویں صدی کا کیا نام رکھیں؟ اِس کو مگنا چارٹا کی محراب کہنا مناسب ہی۔ شائد کوئی کہیگا کہ میسیحی دین کو مگنا چارٹا سے جسکے باعث بیرن[‡] لوگوں نے جان بادشاہ کے تحکم سے آزادئی انگلشیہ حاصل کی کیا علاقہ ہی۔ میں چاہتا ہوں کہ اس لائق یادعلاقہ کو ناظرین بھی سُنیں اور یاد رکھیں۔ وہ کون پیشوا اور باہمت شخص تھا کہ جسنے بیرن لوگوں کو ظالم بادشاہ جان نامی پر فتحیابی حاصل کرنے میں رہنمائی کی؟ اُنکا سپہ سالار رابرٹ فٹزوالٹر نہیں بلکہ وہ شخص اسٹیفن لنگٹن صاحب تھا جو بیرن لوگوں کا مشیر وصلاح کار تھا جو کینٹربری کا آرچ بشپ اور رومی کلیسیا کا کارڈینل[*] تھا۔ بعض اوقات دشمن لوگ اسٹیبلشڈ چرچ کی نسبت سخت کلمات کا استعمال کرتے کہ وہ شروع سے رعایا کے حقوق کا دشمن ہی لیکن حق بات یہہ ہی کہ اسٹیبلشڈ چرچ آزادئی انگلشیہ کے حقوق کا ہمیشہ حامی ومحافظ رہا ہی۔ تاریخ انگلشیہ میں بہت زمانے ایسے گذرے ہیں کہ ظالم بادشاہوں کا مقابلہ کرنیکی اسٹیبلشڈ چرچ کے سوا کسی کو مجال نہ تھی۔ اور اُسنے کامیابی کے ساتھ

[†] معاہدہ جو جان بادشاہ اور انگریزوں میں انکے حقوق کی نسبت کیا گیا۔

[‡] امیر لوگ۔

[*] بشپوں کا افسر۔

مقابلہ کیا شاید کوئی دشمن کہیگا کہ یہہ سچ ہی - چند اتفاق اس قسم کے تواریخ میں پائے جاتے ہیں مگر اس حمایت کرنیمیں کچھ حب الوطنی نہیں اور اس چرچ والوں نے ظالم بادشاہوں کا مقابلہ وطن دوست ہونیکی وجہ سے نہیں بلکہ صرف کسی خود غرضی کے باعث کیا - اے عزیز دوستو خیال کرو کہ اگر صرف وہی شخص جو کچھ خودغرضی نہ رکھتا ہو وطن دوست ہو سکتا ہی تو خوف ہی کہ دنیا کی تمام تواریخ میں ہرگز کوئی حقیقی وطن دوست نہ ملے فرض کیا کہ بقول تمہارے خودغرضی موجود تھی - تو بھی ان شخصوں کی یادگاری میں جنہوں نے اشٹیفن لنگٹن صاحب کی مانند (جنّے غالبًا مگنا چارٹا کو خود لکھا) جدّوجہد کر کے سبھوں کے لئے انگلش آزادی کے میدان کو پھیلانے اور مستحکم کرنے میں محنت کی شکرگذار ہونا لازم ہی - یاد کرو کہ کیونکر جان بادشاہ نے مگنا چارٹا بر اپنی مُہر کی اور مقدس تثلیث کے نام سے قسم کھائی - کہ میں اسکی جملہ شرایط مُندرجہ کی پاسداری و وفاداری کے ساتھ کرونگا لیکن بعدہٗ اُسنے پوپ کے پاس پیغام بھیجکر درخواست کی کہ کسی تدبیر سے اسکی قسم اُتر جائے چند عرصے سے وہ پوپ سے باغی ہوگیا تھا مگر جب اُسکے سب دوست علیحدہ ہوگئے وہ لاچاری سے پوپ کا پھر فرمان بردار رہا بلکہ کئی سو دینار سالیانہ اپنی سلطنت کے لئے پوپ کو دیتا تھا - اور چونکہ وہ اب رومی کلیسا کا ایک فرماں بردار فرزند بنگیا تھا اُسنے التجا کی کہ پوپ براہ مہربانی اُسکی قسم کو معاف کرے جو اُسنے پاک تثلیث کے نام سے مگنا چارٹا کی حفاظت و پاسداری کے لئے کھائی تھی - کیونکہ اُسنے بیان کیا کہ اس قسم سے میری تمام شاہی قدرت وحکومت جاتی رہی +

پس پوپ نے جان بادشاہ کو اُسکی قسم سے سبکدوش کردیا اور معاف کیا ! + (باقی آئندہ)

غورطلب

آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور بعد اُسکے عدالت مقرر ہوئی ہی - عبرانیوں ۹ - ۲۷ +

مُراسلات

خودغرضی

عزیز دوستو ! یہہ ایک عام قاعدہ ہی کہ خودغرضی انسان کو حق و باطل میں تمیز نہیں کرنے دیتی اور یہہ خود غرضی دو قسم کی ہی - ایک دُنیاوی - دوسری دینی +

اوّل جھوٹے مقدمات بنانا جعل سازی کرنا دغابازی سے کسی کا مال ہضم کرلینا جھوٹی قسمیں کھانا حاکم ہو کر کسی فریق کے لحاظ یا اپنے عہدہ کو قایم رکھنے کی غرض سے حق کو ناحق کر ڈالنا وغیرہ - چنانچہ پنطوس پلاطوس حاکم کی خودغرضی اسی قسم کی تھی - دویم اپنی یا اپنے پیشوا کی تعلیم کی بطالت نقلاً اور عقلاً ظاہر ہوجانے یا کسی خاص تعلیم کی بناوٹ اور اپنے خیال کی خامی معلوم ہوجانے پر بھی اکثر بڑے بڑے سرگرم غیر تمندان مذہب کا سچی بات کو جھٹلانا یا جھوٹی بات کو سچ بنانا اور حقیقی ہادی کی جان تک کے خواہاں ہوجانا - جیسے کہ آجکل ہنود و محمّدی اور سوائے اُنکے اور فریق بھی اسی دینی خودغرضی میں شامل ہیں - لیکن ان کو چھوڑ کر اُس قوم پر لحاظ کریں جو خدا کی قوم ہی اور جو ابتداء سے مسیح کی تشریف آوری تک خدا کے عجیب انتظاموں کے وسیلہ پاک کلام کی امانتدار رہکر مسیح سے پیشتر مسیح کی منّادی تھی اور شب و روز اُسکے ظہور کی انتظاری کرتی تھی - مگر تو بھی بانسانی کمزوری بار بار مصیبتیں جھیلنے یا رومی حکومت سے تنگ آکر اپنے ربیوں کی غلط فہمی سے خداوند مسیح کو دنیوی شان و شوکت سے قبول کرنے پر تیّار ہو رہی تھی - اسی خودغرضی نے اُنکو منزل مقصود تک نہ پہنچنے دیا بلکہ اپنے ہی رہانندہ اور آرام دہندہ کو ایسے سخت عذاب سے مصلوب کرایا کہ اگر اُنہوں نے توبہ نکی ہو اور اُسی مصلوب پر ایمان نہ لائے ہوں تو سب سے پہلے وہی جہنم کے وارث ہونگے +

چنانچہ آیات ذیل پر غور کرنے سے ہماری دونوں تقسیموں کی صداقت ظاہر ہوتی ہی +

انجیل یوحنّا ۱۹ - باب ۱۵ و ۱۶ ویں آیات -

پر وہ چلّائے کہ لیجا لیجا اُسے صلیب دے - پلاطوس نے کہا - کیا تمہارے بادشاہ کو صلیب دوں ؟ - سردار کاہنوں نے جواب دیا کہ قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہی +

اس پندرہویں آیت میں تین جملہ ہیں +

پہلے میں یہودیوں کا جواب - دوسرے میں پلاطوس کا سوال - تیسرے میں سردار کاہنوں کا جواب +

مگر پہلے جملہ میں یہودیوں کا جواب کسی سوال کو چاہتا ہی وہ چودھویں آیت میں موجود ہی - کہ دیکھو اپنا بادشاہ اب مطلب کھُل گیا کہ پلاطوس نے یہودیوں سے کہا کہ دیکھو اپنا بادشاہ - غیر قوم بت پرست حاکم تو مسیح کو یہودیوں کا بادشاہ بتاتا ہی جیسا کہ اُسنے کتابہ پر بھی لکھا تھا اور اُسکے بدلنے میں یہودیوں کا کہا نمانا مگر جو اپنے کو خدا کا برگزیدہ جانیں وہ خدا کے بیٹے کو رد کر کے بت پرست قیصر کو اپنا بادشاہ مانیں یہہ کیسی دینداری ہی +

تب یہودیوں نے جوابدیا کہ لیجا لیجا اُسے صلیب دے لیکن پلاطوس مکرر پوچھتا ہی کہ کیا تمہارے بادشاہ کو صلیب دوں یہہ تکرار اچھے موقع پر واقع ہوئے تاکہ یہودیوں کو مسیح کی بادشاہت کو رد کرنے میں کوئی عذر باقی نہ رہے +

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہی کہ پلاطوس نے مسیح کو کیوں بادشاہ کہا +

اِسکے دو جواب ہیں +

اول خدا کا ارادہ تھا کہ اپنے بیٹے کی بادشاہت کی منادی غیر قوم بیدین حاکم سے کرائے اور جھوٹے ریاکار یہودیوں کو شرمندگی حاصل ہو +

لوقا کے ۲۳ باب کی ۲- آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہودیوں نے آپ پلاطوس کے حضور اُنپر جھوٹے الزام لگاتے ہوئے یہہ بھی کہا تھا کہ وہ اپنے تئیں مسیح بادشاہ کہتا ہی اور یہی یوحنا ۱۹-۱۲ میں بھی ہی- اگرچہ یہودیوں کو عہد عتیق میں بار بار مطالعہ کرنے سے خوب معلوم تھا کہ مسیح بادشاہ ہی اور کہ اُسکی بادشاہت ابدی ہی- دیکھو زبور ۴۵-۱ اور یسعیاہ ۲۲-۱- یرمیاہ - ۲۳-۵ وغیرہ ✣

توبھی اُنکی خود غرضی اور اُنکے ربیوں کی غلط فہمی نے اُنہیں یہانتک بیوقوف بنا دیا کہ مسیح کی روحانی بادشاہت کو دُنیوی سلطنت سے بدل ڈالا ✣

حالانکہ خداوندنے یوحنا ۶-۱۵ کے مطابق اُنہیں اِس غلطی سے محفوظ رکھنا چاہا اور صاف فرمایا کہ میری بادشاہت اِس جہان کی نہیں یوحنا ۱۹-۳۶- لیکن پھر بھی وہ اپنی غلطی سے باز نہ آئے اور سردار کاہنوں نے صاف کہا کہ قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں- پیدائش ۴۹-۱۰ کے مطابق یہہ سچ بھی ہی- کیونکہ سیلا آگیا اور یہودا سے ریاست کا عصا جاتا رہا درحقیقت اُسوقت یہودی بادشاہ نہ تھا بلکہ رومی لیکن عام خیال میں پروردگاری اور خالقیت کے لحاظ سے خدا تو اُنکا نہ صرف بادشاہ بلکہ بادشاہوں کا بادشاہ موجود تھا اگرچہ اسموئیل $\frac{۸-۷-۵}{۱۲}$ کے موافق اُنکے باپ دادوں نے خدا کے بدلے ساؤل کو بادشاہ بنایا توبھی ایسا انکار محض جہالت اور بیدینی ہی ✣

واضح ہو کہ مسیح کی یہہ تعلیم نہیں ہی کہ اپنے بادشاہ وقت سے بغاوت کرو بلکہ صاف فرمایا کہ جو چیزیں قیصر کی ہیں قیصر کو اور جو خدا کی ہیں خدا کو دو متی ۲۲-۲۱- معلوم ہوتا ہی کہ یہودی اسی تعلیم سے اور بھی زیادہ جل گئے تھے کیونکہ وہ ہر وقت رومی حکومت سے ناراض رہتے تھے آخرکار جس سے باغی رہتے تھے اُسی قیصر کو اپنا بادشاہ بنا لیا اور سوائے کا لفظ بولنے سے خدا کی بادشاہت کے منکر ہو گئے- یہہ گویا پرائی بدشگونی کیواسطے اپنی ہی ناک کاٹ لی ✣

پھر آیت ہذا کے تیسرے جملہ میں سردار کاہنوں کے جواب دینے سے پایا جاتا ہی کہ جسطرح خدا نے موسیٰ کی معرفت احبار کے ۱-۵ میں فرمایا ہی کہ کاہن جو بنی ہارون ہیں لہو لاویں- اُسی طرح اِس حقیقی برہ کے خون میں (جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہی) سردار کاہنوں کے ہاتھ رنگے ہوئے نظر آتے ہیں- اور یوں خدا کا ارادہ پورا ہوا اور ثابت کر دیا کہ سب اگلی قربانیاں اِس حقیقی قربانی کی نشانیاں تھیں اِس آیت میں صلیب کا لفظ جو واقع ہوا ہی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی نسبت بھی کچھ بیان کریں ✣

یاد رکھنا چاہئے کہ مستطیر لکڑی کے اُوپری سرے پر دوسری چھوٹی مستطیر آڑی لکڑی لگی ہوئی تھی اگر ہم اپنے دونوں ہاتھ دہنے بائیں پھیلائیں تو صلیب کی شکل معلوم ہوگی اِس سے ثابت ہوتا ہی کہ مسیح کی صلیب کو آدمزاد سے نیچرل طور پر بھی کہانتک مناسبت ہی- خیر- اُس لکڑی کو زمین پر ڈالکر مجرم کے دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر ہتھیلیوں میں اور دونوں پاؤں میں کیلیں ٹھونکدیتے تھے پھر جھٹکا دیکر اُٹھاتے اور گاڑ دیتے تھے اِس جھٹکے سے مصلوب کو سخت تکلیف ہوتی تھی اور تڑپ تڑپ کر مشکل سے جان نکلتی تھی اور جلد جان نکلنے کی غرض سے کبھی کبھی ہڈیاں بھی توڑی جاتی تھیں- مگر ہمارے مصلوب کی نہیں کیونکہ داؤد نبی الہام سے فرما چکا تھا- کہ وہ اُسکی ساری ہڈیوں کا نگہبان ہی اُنمیں سے ایک بھی ٹوٹنے نہیں پاتی- زبور ۳۴-۲۰- اور یہہ اُس حکم کی مطابق ہوا جو خروج ۱۲-۴۶ میں ہی اور نہ اُسکی ہڈی توڑی جاوے- المختصر یہہ سخت بیرحمی کی وحشیانہ سزا حقارت آمیز رومی جو ظلم وستم میں اپنی مانند آپ تھے جنگ سے بھاگے ہوؤں اور غلاموں وغیرہ کو دیتے تھے- افسوس کہ ہمارے خداوند یسوع ناصری کو یہی سزا اُٹھانی پڑی نہ اپنے لئے بلکہ ہمارے لئے دیکھو یسعیاہ ۵۳-۵ ✣

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہی کہ یہودیوں نے صلیب دیئے جانیکی درخواست کیوں کی اور آپ ہی مدعی ہوکر حاکمانہ فیصلہ کیوں کر لیا ✣

ہمارے پاس اِسکے دو جواب ہیں ✣

اول خدا کے ارادہ میں مسیح کیواسطے صلیب مقرر ہو چکی تھی دیکھو ۲۲ زبور کی ۱۶ ویں آیت میں داؤد نبی الہام سے فرماتا ہی کہ وہ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں چھیدتے ہیں پولوس رسول کا خط گلتیوں کو ۳-۱۳ سے واضح ہوتا ہی کہ استثنا ۲۱-۲۳ میں جو حکم ہی کہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہی خدا کا ملعون ہی- یہہ مسیح کے حق میں پیشینگوئی تھی پھر مسیح نے آپ بھی فرمایا تھا کہ میں صلیبی موت سے مرونگا دیکھو متی ۲۶-۲ ابن آدم حوالہ کیا جائیگا کہ صلیب پر کھینچا جاوے- مگر یہودیوں نے فعل مختاری سے یہہ چاہا کہ ہم مسیح کو حقیر بنا دیں- کیونکہ اُن دنوں صلیبی موت عموماً حقیر گنی جاتی تھی شرارت اور بیدینی سے خدا کے ارادہ کو پورا کیا اور سزا کے مستحق ہوئے اور یہہ بھی کہ ہمارے خداوند کی پست حالی پیدائش سے موت تک ثابت ہو- دیکھو جب وہ پیدا ہوا تو چرنی میں رکھا گیا لوقا ۲-۷- اور مُوا تو صلیبی موت مُوا ✣

دوم خداوند کے مقدمہ سے ظاہر ہی کہ پلاطوسی عدالت عدالت نہ تھی بلکہ اندھیر نگری چوپٹ راج- کیونکہ اِس مقدمہ کی بنیاد سے انتہا تک غلط اور محض یہودیوں کی جبر داری بات بات میں ظاہر ہوتی ہی- پہلے الزام نامعقول- کہ اگر یہہ بدکار نہوتا تو ہم تیرے حوالہ نکرتے- یوحنا $\frac{۱۸}{۳۰}$ ✣

دوسرے گواہ جھوٹے کہ اُسنے کہا کہ میں ہیکل کو ڈھا دونگا- متی $\frac{۲۶}{۶۱}$ حالانکہ مسیح نے کہا تھا کہ تم ڈھا دو- یوحنا $\frac{۲}{۱۹}$

تیسرے بیجرمی ثابت ہونے پر بھی پلاطوس نے مسیح کو نہیں چھوڑا- یوحنا $\frac{۱۹}{۴-۶}$ ✣

چوتھے جو سزا مدعیوں نے تجویز کی وہی پلاطوس نے مسیح کو دی- یوحنا $\frac{۱۹}{۱۵}$ ✣

الغرض خود غرضی کی گھنگھور گھٹا چھا رہی تھی اور اُنکے دلوں میں شرارت کا اندھیر اگھپ تھا- اُسوقت اُنکی تمیز بھی اندھی ہو رہی تھی پس ہمارے نزدیک کچھ بعید

نہیں کہ یہودیوں نے کہا۔ لیجا لیجا اُسے صلیب دے۔ تب اُسنے اُسے اُنکے حوالہ کیا کہ مصلوب ہو۔ اور وہ یسوع کو پکڑ کر لیگئے۔ یوحنا ۱۹۔ ۱۶۔ اسی باب کی ۱۴ ویں آیت میں لکھا ہی کہ چھٹی گھڑی کے قریب تھا یعنی انگریزی حساب کے موافق صبح کے ۶ بجے تھے یہہ بات بھی قابل لحاظ ہی کہ جب تمام جہان میں روشنی کا عالم تھا تب پلاطوس کے عدالتی دالان میں تاریکی کا دور دورہ ہو رہا تھا۔ اگرچہ آفتاب صداقت آپ اُنکے روبرو تھا لیکن اُن شپرہ چشموں کی دلی تاریکی میں سورج گہن سے زیادہ اندھیرا تھا۔ اُسی وقت پلاطوس نے مسیح کو یہودیوں کے حوالہ کیا گویا خدا کے برہ کو شیطانی بھیڑیوں کے مُنہہ کا نوالہ کیا۔ دیکھو خود غرضی بھی کیسی بری بلا ہی جو آدمی کو اپنا فرض منصبی سچائی سے ادا نہیں کرنے دیتی تمام عدالتوں میں مدّعا علیہ پولیس کے حوالہ ہوتا ہی۔ یہاں مدّعا علیہ مُدّعیوں کی حوالات میں کیا گیا +

پھر اِس حوالگی سے لوقا ۲۳۔ ۱۷ کے بموجب کیا کوئی تنبیہ منظور تھی۔ نہیں۔ بلکہ لوقا $\frac{۲۳}{۲۴}$ موافق یہودیوں کی خواہش کے مطابق مصلوب ہونیکو +

اور وہ یسوع کو پکڑ کر لیگئے +

اور انواع و اقسام کی ذلّت و حقارت کے ساتھ اُسے مصلوب کیا۔ جیسا کہ اگلی ۱۷ و ۱۸ وغیرہ آیتوں میں مندرج ہی۔ اور یوں ہمپر کُھلا کہ توریت زبور انبیا کے صحیفوں اور انجیل کا خلاصہ یہہ ہی کہ مسیح ہمارے گناہوں کے واسطے پکڑوا

اور گاڑا گیا اور تیسرے دن کتابوں کے موافق جی اُٹھا لوہ شریروں کی شرارت سے خدا نے ایمانداروں کیواسطے نیکی نکال لی +

حاصل کلام

اس تمام بیان سے ہمکو چند نصیحتیں ملتی ہیں +

اوّل گناہ سخت جرم ہی۔ جسکی سزا انسانی برداشت سے باہر ہی +

دوم خدا باپ کی محبت کہ اُسنے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنے فرزند عزیز کو اِس حقیر موت کیواسطے بخشدیا +

سوم خدا بیٹے کا پیار کہ اُسنے گنہگاروں کی محبت میں خدا ہوکے خدا کی برابر ہونا غنیمت نہ سمجھا بلکہ آپ کو بیانتک حقیر بنایا کہ صلیبی موت کی تکلیفوں کو بلا تکلف گوارا کرکے ہمکو ہاں خاص مجھکو لعنت سے بچایا +

چہارم ہمپر فرض ہی کہ مسیح سے محبت رکھیں کیونکہ پہلے اُسنے ہم سے محبت رکھی بنی اسرائیل کی موافق نہ بنیں کہ جنکے واسطے خاص مسیح آیا پر اُنہوں نے اُسسے عداوت کرکے اُسے مصلوب کیا۔ اور نہ بنی اسمٰعیل کی صورت جو آجتک اُس مصلوب غمزدہ کو ٹھٹھوں میں اوڑاتے ہیں اور عربی نبی کی محبت میں خدا کے بیٹے پر ایمان نہیں لاتے +

پنجم کسی کام کو جو ہمارے واسطے منع ہی یہہ سمجھکر کہ خدا کے ارادہ میں ایسا ہی ہی۔ یا ہہؤا اپنی فعل مختاری سے پورا نکریں کیونکہ قانون کی عدم فہمی کے سبب مجرم سزا سے بچ نہیں سکتا۔ دیکھو داؤد بادشاہ نے کیونکر ساؤل پر ہاتھ ڈالنے سے خود کو بچایا۔ ۱ سموئیل $\frac{۲۴}{۹}$ و $\frac{۲۶}{۱۱-۹}$ ۔ آخر خدا کا ارادہ دوسرے طور پر پورا ہوا۔ ۱ سموئیل $\frac{۳۱}{۵}$ +

ششم خود غرضی کو پاس نہ آنے دیں خواہ وہ سچ کے پیرایہ میں کیوں نہو جسطرح فقیہہ فریسی دینداری کے پردہ میں بیواؤں کا گھر لوٹتے تھے اور سبت کے بہانہ خیرات تک نہ کرتے تھے اور لمبی چوڑی دُعاؤں سے غافل نہوتے تھے۔ پر خداوند نے فرمایا کہ وہ ریاکار ہیں اُنکے خمیر سے چوکس رہو +

ہفتم ہم جو مسیح مصلوب کی منادی کیواسطے تیاری کرتے ہیں۔ اِس مضمون سے یہہ ضرور سیکھ لیں کہ ہم پر کیسی ہی مُصیبتیں ایذائیں تکلیفیں یا زر کا لالچ غیر اقوام کیطرف سے کیوں نہ آئیں وہ ہمیں ہزار ٹھٹھوں میں اُٹھائیں مگر ضرور ہی کہ ہم اِس بھاری کام کو ختم کرکے دُنیا سے کوچ کرتے وقت اپنے خداوند کی موافق کہہ سکیں کہ پورا ہوا۔ یوحنا $\frac{۱۹}{۳۰}$ + آمین

رقم زدہ۔ کیدار ناتھ جونیر کلاس۔ مدرسہ علم الہٰی سہارنپور۔

اِلہامی کلام

دُنیا میں ہزاروں مضمونوں۔ سینکڑوں زبانوں سوا ایک کے بیشمار باطل دینوں۔ مختلف علموں اور متفرق ہنروں کی بہت سی کتابیں موجود ہیں۔ لیکن ہم اُنکو دو حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ اوّل کتابیں جنکے بیانات و تعلیمات صرف مصنّفوں ہی کی عقل و ذہن و طبیعت سے لکھے گئے ہیں پر چونکہ انسانی عقل محدود اور اُن باتوں کے بیان کرنے میں جو بعید العقل ہیں قاصر ہی۔ اسلئے انسانی تصنیفات کی عمدہ سے عمدہ کتاب خواہ وہ اخلاقی ہی تعلیم کی کیوں نہ ہو یا اُنکی نسبت دعویٰ الہامی ہونیکا ہی کیوں نہ ہو نقص یا مبالغہ یا صریحًا غلطیوں سے خالی نہیں ہی۔ اور بسبب اسی کمی کے اِنسان اپنے حقیقی رہبر اور نجات دہندہ خالق و مالک سے ایک الہامی خبر پانے کی ضرورت رکھتا ہی۔ تاکہ وہ خدا کی حقیقت کو جانے اور اپنے فرایض سے بخوبی واقف ہو۔ البتہ خلقت کے کام اور انتظام اور عقل کی ذاتی روشنی سے انسان کو کسی قدر یہہ خبر ملتی ہی کہ ایک خدا ہی جو کہ بیحد دانا۔ قادر اور نیک ہوکے اپنی مخلوقات سے عبادت و تعریف پانے کے لائق ہی۔ لیکن حقیقت تو یہہ ہی۔ کہ ان چیزوں سے وہ محبت جو خدا نے مسیح کے ذریعہ گنہگاروں پر ظاہر کی آشکارہ نہیں ہوتی ہی اور اُنسے خدا کی عبادت کرنیکا کامل طریقہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اُنسے انسان کو ایسی رہنمائی ملتی جس سے وہ خدا کی بزرگی کرنے اور اس سے صحبت رکھنے کی آگاہی پاوے دیکھو ۱۔ قرنتی ۱: ۲۱۔ اسلئے کہ جب حکمتِ الہٰی سے یوں ہوا کہ جب دنیا نے اپنی حکمت سے خدا کو نہ پہچانا تو خدا کی یہہ مرضی ہوئی کہ منادی کی بیوقوفی سے (جو بیدینوں کے سامنے ہی) ایمان لانے والوں کو بچاوے +

دوسری قسم کی وہ کتابیں ہیں جنکا مجموعہ کتاب مقدس کہلاتا ہی۔ جسمیں توریت۔ زبور۔ صحیفۂ انبیاء۔ اور اناجیل مندرج ہیں۔ اور یہہ وہی قانون ہی جسے خدا نے انسان کو بخشا اور

جو انسان کے ایمان و اعمال کا ایک ضابطہ قانون ہے۔ یہہ الہامی کہلاتا ہے اسلئے کہ اُسکی تعلیم و بیان خدا کے حکم و ہدایت سے لکھے گئے اور اُسکے مصنّفوں کو اس امر میں یقین کامل رہا کہ ہم اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا کا وسیلہ ہوکے اُسکی مرضی کو آشکارہ کرتے ہیں۔ اور خدا نے بھی اُنکو اُنکی خاص ذات و طبیعت کے مطابق اور اُنکی شخصی صفتوں کے موافق آزادانہ طور پر استعمال کیا۔ اور نہ کسی طرح کی بیہوشی یا بیعقلی میں اُنہیں ڈالا۔ اسطرح پر یہہ کتاب یعنی بائبل دُنیا بھر میں بسبب اپنے الہامی ہونیکے اور کتابوں سے اعلیٰ و افضل خیال کی جاتی ہے۔ اور اُس کے مضامین بلکہ الفاظ تک بھی الہامی مانے جاتے ہیں۔ دیکھو ۲۔ پطرس ۱: ۲۱۔ کیونکہ نبوّت کی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ خدا کے مقدس لوگ روح القدس کے بلوائے بولتے تھے۔ اور داؤد نے کہا کہ خدا کی روح مجھ میں بولی اور اسکا سخن میری زبان میں تھا۔ لہذا صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہدایتیں اور پیشینگوئیاں روح القدس کے ذریعہ عطا ہوئیں اور یہہ کتاب لکھی گئی پس یہہ الہامی ہے ۭ

منقولات

اجمیر کے کانگریسی

ہمارے شہر اجمیر میں بھی چند پردیسی بابو وغیرہ (جو زیادہ تر ریل کے ملازم ہیں) دو سال سے کانگرس کانگرس پکار رہے ہیں خاص باشندگان اجمیر کے ہندو و مسلمانوں کو آجتک اتنا بھی معلوم نہیں کہ کانگریس کس جانور کا نام ہے اور وہ کس جزیرہ میں اور کیونکر پیدا ہوئی ہے۔ اِن کانگریسیوں کے سرغنہ مسٹر رَوں (جو ایک بنگالی تعلیم یافتہ عیسائی ہیں) اور پادری تارا چند ہیں۔ اگلے سال پادری تارا چند صاحب کو ہم نے نہیں دیکھا مگر رَوں صاحب نے جنکا تعلق مشن اسکول سے بھی ہے ایک نوٹس ہفتہ گذشتہ میں بدیں مضمون اپنی گروہ کے لوگوں کے نام جاری کیا کہ ۳۰ نومبر کی شام کو کانگریس کا جلسہ ہوگا۔ پارسال تو اِن حضرات نے ہمارے شہر کے معزز و مقتدر رئیس رائے سیٹھ چاندمل جی صاحب آنریری مجسٹریٹ کو جنہیں آجتک کانگریس کے مقاصد سے خبر نہیں پھانس کر کانگریسی جلسہ کا پریزیڈنٹ بنا لیا تھا۔ مگر ابکی دفعہ کوئی ذی عزت شخص اجمیر کا باشندہ نہیں ملا۔ خیر صاحب جلسہ جمع ہوا۔ قریب ۲۰ کے عدد کے لونڈے تھے اور بیس بائیس بابو وغیرہ ہونگے۔ اِس جلسہ کا بڑا فخر اسبات کا تھا۔ کہ ابکی مرتبہ یہہ لوگ میر امام علی صاحب عرف پیرجی حکیم ٹلہ والوں کو بھی گھیر گھار کر لیگئے تھے۔ پیرجی صاحب البتہ اجمیر کے جاگیرداران ادنیٰ اور خواجہ صاحب کے پوتوں میں سے ہیں۔ مگر اول تو آپکے خیالات حکیم دقیانوس ہی کے زمانہ کے ہیں نئے علم اور نئے زمانہ کی تحقیقات کا ذرہ بھی اثر نہیں۔ ہو کہاں سے بجز پُرانی دُھرانی کتابوں کے (وہ بھی دوا دارو کی) اور کسی علم کی کتاب نہیں دیکھی اخبار کا شوق نہیں۔ دنیا کے حالات سے یہانتک بیخبر ہیں کہ ایک دفعہ اخبار اختر روم قسطنطنیہ (جسکو سارا ہندوستان جانتا ہے استنبول میں شایع ہوتا ہے) آپکو دکھلایا گیا۔ اُسمیں روم کے سفیر صاحب نے جو ۱۸۷۸ء میں کابل کو گئے تھے۔ سہار نپور کی ایک دعوت کا ذکر کرکے لکھا تھا کہ ہندوستان کے مسلمان ہندوؤں کے ہاں کا تو (جنکا کھانا پینا شرعاً حرام اور مکروہ ہے) خوشی سے کھا لیتے ہیں اور عیسائیوں کا پکا ہوا جو بقولہٖ تعالیٰ الیوم احل لکم الطیّبات وطعام الّذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لھم۔ ہر مسلمان پر حلال ہے نہیں چھوتے۔ حالانکہ ایسا کرنے میں وہ اپنی شریعت کے خلاف کرتے ہیں اور ہندوستان کے تمام مسلمانوں پر ہندوؤں کی صحبت کا اثر ہے۔ جب یہہ تحریر پیرجی صاحب نے ملاحظہ فرمائی تو فوراً بول اُٹھے کہ بھائی یہہ روم کا اخبار نہیں۔ انگریزوں نے بمبئی میں چھاپکر روم کے نام سے شائع کر دیا ہے۔ واہ سبحان اللہ نوّے برس کی عمر اور یہہ سمجھ بھلا صاحب انگریزوں کو کیا ایسی غرض پڑی تھی کہ روم کے نام سے اخبار اور اخبار بھی وہ کہ جسمیں سفیر روم کا مضمون ہو چھاپ کر ہندوستان میں شایع کرتے۔ اگر یہہ کہا جائے کہ عیسائیوں کا کھانا حلال بنانے کے لئے انگریزوں نے ایسی چالاکی کی تو یہہ بھی غلط ہے کیونکہ عیسائیوں کا کھانا تو پہلے ہی سے مسلمانوں پر حلال ہے جیسا کہ قرآن شریف کی آیۃ ہم اُوپر لکھ آئے ہیں۔ اب جائے غور ہے کہ اُسوقت جناب پیرجی صاحب موصوف کا یہہ فرمانا کہ روم میں اخبار اختر روم (جسمیں انگریزوں کے ساتھ یا اُن کے ہاں کا کھانا درست لکھا ہے) نہیں چھپا۔ بمبئی میں انگریزوں نے چھاپ کر مشتہر کیا ہے اسی امر پر دلالت کرتا تھا کہ جس اخبار میں انگریزوں کا کھانا درست لکھا ہو وہ مُسلمانوں کیطرف سے نہیں ہو سکتا۔ اِس سے کئی باتیں معلوم ہو سکتی ہیں۔ آول (خطا معاف) پیرجی نوّے برس کے ہوئے ہنوز یہہ معلوم نہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ روم۔ مصر۔ بنجاب۔ ایران۔ مراکو۔ تاتار۔ حبش وغیرہ میں مسلمان اور عیسائی خلا ملا اور ایک دسترخوان پر بیٹھ کر طعام تناول فرماتے ہیں۔ رومی سفیر انگلستان اور امریکہ میں رہتے ہیں شاہی دعوتوں کے علاوہ چھوٹے موٹے انگریزوں کے ہاں بھی نوتہ دینے سے اُنکے ہاں ضیافتیں کھانے جاتے ہیں۔ مگر اُنہوں نے کبھی کسی سے نہیں پوچھا کہ اِس دسترخوان پر جو گوشت ہے اُسکو پیرجی کے چیلے کونسے مُلّانے ذبح کیا ہے پیرجی اپنے مُلّانوں "گل کٹوں" کی اصلاح نہیں کرتے۔ "جو چھدام چھدام پر گلے (ایک نہیں ہزار) کاٹتے پھرتے ہیں۔ نماز نہ روزہ رات دن بھنگ بوزہ۔ کیوں صاحبو! ایسے گل کٹوں کا ذبیحہ کونسی سند سے جائز ہے۔ اور اُنکے مقابلہ میں مسیحیوں کا ذبیحہ کیونکر بُرا اور ناجائز ہے؟ خیر آمدم بر سر مطلب پیرجی کی سمجھ اور لیاقت تو ناظرین کو معلوم ہی ہوگئی۔ ذرا اور بھی سُن لیجئے کہ پارسال بھی آپنے الہ آباد میٹنگ میں کانگرس کو چٹھی لکھی تھی کہ ہم تمہارے معاون اور تمہاری رفتار کو پسند کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ جسپر کانگرس والوں نے فرط ذوق شوق میں مدہوش ہوکر آپکا نام بدل ڈالا اور بقول شخصے "مورکھ نے ایک توتا (طوطا) پالا"۔ خیر حضرت شریک جلسہ تھے انجمن

حامی اسلام اجمیر کیطرف سے منشی شیخ عبدالکریم صاحب کو جلسہ کانگریس میں اسلئے بھیجا گیا تھا کہ وہ کوئی رزولیوشن اہل اسلام اجمیر کی شراکت کا پاس نہ کر سکیں۔ خیر جب ذریات کانگریس جمع ہو چکی تو ہمارے دوست مسٹر نوبس نے کچھ اَڑم شُم تقریر کے بعد ایک بدیسی شخص کو جنے چند روز سے قیصر گنج میں دُکان جمائی ہی پریزیڈنٹ کرنا چاہا۔ یہاں کون تھا جو روکتا لونڈے لاڑے ہاں ہاں کرنے لگے۔ غرض وہی صاحب پریزیڈنٹ ہوئے۔ پریزیڈنٹ موصوف اُٹھتے ہی فرماتے کیا ہیں کہ اول جلسہ کانگرس کا بمبئی میں دوسرا مدراس میں" (چہ خوش آپکو مدراس کا مدراس کا مدراس ادا کرنا آتا ہی) شیخ عبدالکریم نے اس جلسہ میں کھڑے ہو کر صاف کہدیا کہ خبردار اہل اسلام کیطرف سے کوئی غلط کارروائی نہ ہو۔ ہم لوگ گورنمنٹ کے فرمانبردار رعایا ہیں فتنہ انگیزوں کی کارروائی میں ہم شامل ہونا ہرگز نہیں پسند کرتے ہماری مادر مہربان ملکہ اور اُنکے وزرا اُبرا مانگینگے ہم کو سب کچھ دیتے ہیں پھر ہم کیوں شرارت کریں۔ اسپر پیرجی بگڑے اور کھڑے ہو کر لگے ڈینگیں مارنے۔ آپ فرماتے کیا ہیں۔ کہ "کانگرس عین مسلمانوں کی شریعت کے موافق ہی کانگرس کے تقرر کا حکم قرآن سے ثابت ہی جو شخص کانگرس سے انکار کرے کافر ہی"۔ واہ پیرجی صاحب واہ۔ بھلی زٹل ہانکی۔ کیوں پیرصاحب قرآن کی کونسی سورت اور کس آیت میں کانگرس کے تقرر کا حکم ہی۔ چاروں اماموں میں کونسے امام نے فتوی دیا ہی۔ کہ انصاف پرست اور خداترس سلطنت کے مقابلہ میں ایرہ وغیرہ نتھو خیرہ۔ جمع ہو کر اُسکی توہین کریں اور اُسپر زور ڈالیں کہ ہم کو حاکم بنادے اور آزاد کردے؟۔ پیرجی صاحب اگر علم تواریخ سے آگاہ ہوتے تو سلطنت مغلیہ کے عہد پر جس کا چراغ ابھی گل ہوا ہی غور فرماتے جہاں ایسے باد ہوائی کانگرسوں کا تقرر تو کیا نام لینے سے ناک کاٹی جاتی تھی۔ یہہ انگریزی سلطنت ہی ہی۔ کہ لَتّو پَتّو جو چاہتے ہیں بک لیتے ہیں۔ مگر یہہ غل غپاڑہ اُسیوقت تک سرکار دیکھ رہی ہی جب تک باد ہوائی ہی۔ جس دن ذرا بھی شرارت دیکھے گی جڑ سے کاٹ کر پھینک دیگی۔ سرکار انگریزی آپسے اور ہم سے زیادہ عقلمند ہی۔

خیر شیخ عبدالکریم صاحب نے جب یہہ سوال کیا کہ آپ یہاں کون سے مسلمانوں کیطرف سے آئے ہیں تب تو پیرجی اور کانگریسین لگے بغلیں جھانکنے۔ اتنے ہی میں نظر علی بوہرہ جو بوہڑ کی بدولت دعول وڑا کر بیٹھا ہی کھڑا ہوا اور بولا کہ اجمیر میں مسلمان ہی کونسے ہیں۔ کیا خوب سچ بھی تو ہی رافضی اجمیر میں حضرت کے سوا اور کوئی نہیں۔ القصہ ان باتوں کے بعد کچھ غُل غپاڑہ ہو کر بوس صاحب کھڑے ہوئے۔ اور کہا لو صاحبو اب ڈیلیگیٹ (وکیل) مقرر کرو جو بمبئی کے اجلاس کانگرس میں اس شہر کیطرف سے شریک ہوں (واہ دروغ گوئم بروئے تو۔ شہر کا ایک بھی ہندو مسلمان شریک نہیں تیس لونڈوں اور دس دیسی بابوؤں کیطرف سے جو کوئی بمبئی جائیگا وہ کُل اجمیر کی طرف سے کہلائیگا) مگر ساتھ ہی بوس صاحب نے یہہ بھی کہا کہ روپیہ کا معاملہ ہی (سخن درین ست) جیسا کہ ابھی تک کل چار روپیہ آئے ہیں۔ لہٰذا ڈیلیگیٹ تھوڑے سے ہوں خاصکر وہ لوگ جو اپنے پاس سے اخراجات سفر دے سکیں کچھ دیر سناٹا رہا پھر مفصلہ ذیل ڈیلیگیٹ بمبئی جانے کے لئے مقرر ہوئے ✣

پیرجی۔ انکو چندہ کرکے خرچ ملیگا۔ (چلو مرتے مرتے مفت میں بمبئی کی سیر تو کرینگے) چاندمل عطار (بنیہ کا لونڈا) ہردیا*[*] بنیہ (ایسرا قمار باز کا لونڈا) ایک کشمیری لڑکا طالب علم اجمیر کالج۔ اب ناظرین انصاف فرماویں کہ یہہ خوگیر کی بھرتی کیونکر شہر اجمیر کے ڈیلیگیٹ کہلا سکتے ہیں اور جلسہ کانگرس بمبئی میں اجمیر والوں کے لئے یہہ کیا رائے دینگے؟۔ معلوم ہوا کہ اور صوبوں سے بھی دو چار کے علاوہ ایسے ہی فالتو آدمی جلسہ کانگرس میں جمع ہوتے ہونگے۔ کیا ایسے ہی لُچّے لفنگے گورنر جنرل صاحب کی کونسل کا ممبر بننا چاہتے ہیں واہ واہ خوب "یہہ مُنہہ اور مسور کی دال" ✣

راجپوتانہ گزٹ اجمیر

---

* یا بردی چند۔

مختلف واقعات

کرنیل ایس۔ بی۔ ملس رزیڈنٹ اودیپور میواڑ بھر بوجہ کمزوری کام کرنیکے لایق نہیں معلوم ہو سکتے اس لئے رخصت لیکر ولایت کو جاتے ہیں۔ یقین ہی کہ اُنکی جگہہ پھر کرنیل پیکاک صاحب الور سے واپس جاکر کام کرینگے ✣

سُنا گیا کہ الور کے مہاراجہ صاحب کی طبیعت چند عرصہ سے علیل ہی۔ اجنبی ڈاکٹر کے علاوہ اجمیر جیپور اور دہلی کے ڈاکٹر صاحبان معالجہ کر رہے ہیں۔ ہماری دُعا ہی کہ خداوند ایسے روشن ضمیر و منتظم رئیس کو جلد صحت بخشے جنکی مُصلح رایوں اور کوششوں کا نتیجہ وے راجپوتانہ کی اصلاحیں اور ترقی بخش تجویزیں ہیں جنکا چرچا آجکل اخباری دُنیا میں ہو رہا ہی ✣

۸- دسمبر وزیر حیدرآباد کو قتل کرنیکی سازش سرکاری طور سے غیر معتبر ثابت ہوئی۔ جو شخص ماخوذ ہوا وہ ایک مسلمان ہی جو ملازم نظام پولیس کا افسر ہی۔ ڈاکٹر لاری صاحب نے اُسکو مجنون بتلایا ✣

کلکتہ کے بشپ صاحب نے الہ آباد میں جمعہ ۶ دسمبر کو ۳۵ بورڈروں کے لئے نئی بورڈنگ سکول کا بنیادی پتھر نصب کیا۔ یہہ عمارت ۱۲۰ روزانہ طالب علموں کے لئے بھی کافی ہوگی۔ اسکا نام سر اکلنڈ کالون کے نام پر رکھا جائیگا ✣

زنجبار ۶ دسمبر امین پاشا باگاموبو میں اپنے مکان کی کھڑکی سے گر پڑے جب اُٹھائے گئے تو کانوں سے خون بہ رہا تھا اور تمام جسم کچلا ہوا تھا۔ جرمنی کے ڈاکٹر مہلک نتیجہ خیال کرتے ہیں۔ مگر مسٹر اسٹنلی کے سرجن ڈاکٹر پارک کی رائے اسکے خلاف ہی ✣

بنارس کے مہاراجہ صاحب ترمیم شدہ انتظام کے مطابق بجائے رام نگر کے شندیسر کوٹھی میں مسند نشین کئے جائینگے کوئی باضابطہ دربار نہیں ہوگا۔ مگر تمام درباری اور دیگر اشخاص

علی العموم شامل ہونیکے لئے طلب کئے گئے ہیں +

جالندھر میں آجکل چوریوں کی خوب گرم بازاری ہے۔ سُنا گیا ہے کہ خاص جیل پر بھی ہاتھ مارا گیا ہے اور جیل نے اپنا کچھ اندوختہ دیکر رہائی پائی +

گورنمنٹ نظام نے واسطے یعنی زنانہ شہادتوں کے لیڈی کمشنروں کے تقرر کی اجازت دی ہے۔ یہہ لیڈی کمشنر ضرور ہے کہ اُردو فارسی عربی اور انگریزی و قانونی علوم میں مہارت رکھتی ہوں۔ فی الحال صرف ایک یا دو کا تقرر عمل میں آئیگا جنہیں معقول تنخواہ دیجائیگی اور دو سال کا معاہدہ ہوگا +

حضور نظام ایک لوکل اینگلو ورنیکیولر سکول میں بلا قبل خبر دہی تشریف لیگئے۔ اور تھوڑی دیر تک انگریزی و اُردو کا امتحان بذات خود لیتے رہے اور اسکول کی حالت کارروائی اور اُسکی ضروریات و احتیاج کی نسبت استفسار فرمایا۔ اور وہاں کا حال دیکھکر خوش ہوکر مراجعت فرمانے کیوقت لڑکوں نے نعرۂ خوشی بلند کیا +

راجپوتانہ گزٹ ۶ دسمبر لکھتا ہے کہ کانگریس بمبئی سے بجائے ایک لیڈی کے بھی ڈیلیگیٹ بنکر آئیگی اور درخواست کریگی کہ ہندوستانی زن کو پولیٹکل اختیارات نہ ملیں۔ کیونکہ وہ اپنی عورتوں کو غلام کیطرح رکھتے ہیں +

اجمیر دہلی دروازہ کے پاس جس عورت نے چندروز ہوئے ایک بچہ کو پھینکدیا تھا اور روپوش ہوگئی تھی وہ ایک مخبر کی خبر رسانی سے سرینگر سے گرفتار ہوگئی۔ یہہ ایک بیوہ برہمنی ہے۔ بچہ تا حال جیتا ہے۔ مقدمہ عدالت میں ہو رہا ہے +

پنجاب گورنمنٹ کے دفتر عالی میں ۲۰۰ روپیہ ماہوار کی جگہ خالی ہوئی جسکے لئے ۵۰۰ درخواستیں پیش ہوئیں۔ آفتاب پنجاب لکھتے ہیں کہ پھر تعجب ہی کیا ہے جبکہ تمام دنیا نے معاش کا ذریعہ ملازمت ہی کو سمجھ رکھا ہے۔ امیر سے لیکر فقیر تک اس دُھن میں محو و مستغرق ہیں۔ کہ ہم بابو یا منشی ہوکر گورنمنٹ ملازمت سے سرفراز ہو سکیں تو پھر ہمارے لئے بجز اسکے اور چارہ ہی کیا ہے کہ ہم ننگے دفتری بنتے پھریں +

اٹاوہ میں ایک دس برس کی لڑکی نے سنسکرت زبان میں دو لیکچر دئے پہلا لیکچر تعلیم نسوان کی ضرورت کے مضمون پر تھا اور دوسرا اس مضمون پر کہ عورتوں کی عزت مردوں سے زیادہ ہونی چاہئیے جیسے انگلستان میں ہوتی ہے +

اسپر آفتاب پنجاب اپنی خاصیت کے مطابق لکھتا ہے کہ ایسا ہو نیسے ہندوستان کی وہی گت بنجائیگی جو اسوقت انگلستان کی ہے۔ متعصب شخص کب اقرار کرتا ہے کہ وہاں کسقدر باعفت و عصمت مستورات ہیں۔ بیشک نالایق بھی ہیں۔ مگر کثرت سے نہیں گناہ سب ملکوں میں پایا جاتا ہے مگر ہندوستان کی حالت موجودہ بڑی افسوسناک ہے۔ خصوصاً بت پرست قوموں میں +

ایک معصر نے کسی سے سوال کیا کہ۔ ایسی عورت کا سر کہاں مل سکتا ہے جو تمام راز کی باتوں کو پوشیدہ رکھے جواب دیا کہ ہسپتال کے تکمٹ میں +

اگر فی الواقع یہہ خبر صحیح ہے کہ شاہ ایران نے گورنمنٹ ہند کو ایرانی نسل کے گھوڑے خریدنے کی اجازت ندی تو آفتاب پنجاب کے بقول اِس کا سبب یہہ ہے کہ اُنہوں نے روس کے دباؤ سے جسکے ہاتھ میں بیچارہ ایران آجکل کٹھپتلی کیحالت میں ہے مجبورانہ ایسا کیا ہوگا +

لاہور کے زنانہ مشن سکولوں میں اسوقت طلبا کی تعداد قریباً چھ سو موجود ہے۔ اسپر آفتاب پنجاب گرمیٔ تعصب سے بیتاب ہوکر بقول شاعر "کچھ نہ بس میرا چلا میں ہاتھ ملکر رہ گیا" فرماتے ہیں کہ "افسوس ہمارے دیسی بھائی آے دن اس تعلیم کے نتیجہ میں نئے سے نئے کرشمے دیکھتے ہیں اور پھر اُسکے انتظام پر کوئی توجہ نہیں کرتے" (نور افشاں) آپ ہی کچھ توجہ کریں تو کریں۔ لیکن یاد رکھیں کہ الہی انتظام کے خلاف جملہ تدابیر انسانی بیکار اور ہیچ ہیں +

مہاراجہ کپورتھلہ بوقت رونق افروزی کشمیر سرینگر میں چرچ مشن سکول میں تشریف لے گئے اور وہاں کے انتظام تعلیم کا ملاحظہ فرماکے (خصوصاً سنسکرت کلاس) ایسے خوش ہوئے کہ سو روپیہ بوقت واپسی اسکول کو پریزنٹ دیئے اور بدل اُسکی کامیابی کے خواہاں ہیں +

آریہ پترکا لاہور ۱۰ دسمبر لکھتا ہے کہ نیوگ کی رسم مثل رسم شادی کے پاک اور جایز ہے۔ افسوس دیانندیوں کی شرم و حیا اُنسے مطلق کنارہ کش ہوگئی +

۲۰ دسمبر مانچسٹر میں لبرل فرقہ کے ایک جلسہ میں مسٹر گلیڈسٹون نے ارمینیا کے متعلق بیان کیا کہ ٹرکی کا طریق سلوک جو اس حصہ میں دیکھا جاتا ہے برٹن کلان کے لوگوں کی توجہ کا سخت محتاج ہے۔ اور کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ گورنمنٹ اُن عذروں اور حیلوں کو قبول نہ کریگی۔ جو ٹرکی پیش کرتی ہے +

لنڈن (جلسہ تجارت) میں لارڈ ڈفرن نے معاملات کشمیر کی نسبت فرمایا کہ میرے جانشین کے واسطے بہ نسبت اسکے جو اُنہوں نے دربارہ کشمیر اختیار کیا ہے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ سر جیمس فرگسن نے سلطنت ہند کا جام تجویز کرنیکے وقت فرمایا کہ اگر کسی وجہ سے ہماری سلطنت ہند کو صدمہ پہنچیگا تو اُسکا اثر کُل انگلستان میں ہوگا۔ جو ہنگامہ ۱۸۵۷ء میں وقوع پذیر ہوا تھا اگر اُس قسم کا واقع ہوگا تو وہ اُس سے وہ چند زیادہ ہوگا ان انسٹی ٹیوشنوں کے ساتھ انگریزی قوم کی مداخلت کو میں ناپسند کرتا ہوں وہ واقف نہیں ہیں کہ ہندوستان میں انگلش تاریخ فوجی کارہائے نمایاں کی تاریخ ہے اور اگر موقعہ آئیگا تو انگلش برٹش سلطنت کی کُل طاقت کو ظاہر کریگی + کوئنز

لنڈن کے اخبار کو ملبورن سے ایک تار برقی اِس مضمون کا آیا۔ کہ جزیرہ سالومن کے باشندے ایک انگلشمین نیلسن نامی کو اور تین دیسی لڑکوں کو بھگا لے گئے اور اُنکو مار کر کھا گئے۔ لہذا جناب ملکہ معظمہ کے جہاز السٹ نے اُس موضع پر جسمیں یہہ واقعہ گذرا تھا ساحل سے گولہ اندازی کی۔ دیسی آدمی پہاڑوں کو بھاگ گئے یہہ بھی بیان ہوا کہ اس جزیرہ میں مردم خوری کے اور بھی واقعات ہوئے ہیں +

ہم۔ ماہ حال کو نانفتاکو پھانسی دیگئی۔ فوراً دم نکل گیا

بعض اُسکے رشتہ دار بھی موقع پر حاضر تھے جنہوں نے لاش لینے سے انکار کیا کہ یہہ پھانسی کی موت پانیکی وجہ سے ذات سے خارج ہو۔ حکام جیل نے لاش کی ستّی ٹھکانے لگائی۔ دولا خاص گواہ واپس کالے پانی کو بھیجا گیا +

نارتھ ویسٹ پراونس میں ایک خون اور ڈکیتی کی واردات وقوع میں آئی پولیس کو تاحال مجرموں اور بواعث کا حال نہیں کھلا تحقیقات درپیش ہے +

کشمیر میں جو مشنری لیڈیوں نے زنانہ ہسپتال قائم کیا ہو اُسپر آفتاب پنجاب لکھتا ہو کہ چلو مزا ہو گیا بہت سی جاہل عورتیں انکے مریدوں میں داخل ہو سکینگی۔ (نور افشاں) یہہ اپنی جہلت کے موافق آپنے لکھا۔ مریدوں میں داخل ہونیکے لئے خواہ عالم ہو یا جاہل حقیقی ایمان کی ضرورت ہو جس سے آپ ناآشنا ہیں اور دنیوی طلب میں مبتلا ہو کر کیمیاگروں کے مرید ہو رہے ہیں۔ آپ مشن کے کام سے ناخوش ہو کر ایسا لکھنے میں مجبور ہیں۔ ع نیش عقرب نہ از پے کین است، مقتضائے طبیعتش اینست +

مونگیر میں ایک برہمن کے پاس طلائی بازو تھا جو بزرگوں کے وقت سے چلا آتا تھا بوجہ افلاس بازو کو بیچنے کے لئے ایک سُنار سے تڑوایا تو اسمیں تانبے کے پتر پر یہہ لکھا تھا کہ درگاہ پیر شاہ نیپال کے قریب نوالی کا ایک کنواں ہو جسکے جانب شمال چودہ لاکھ روپیہ دفن ہو۔ برہمن نے گورنمنٹ سے زمین کھودنیکی منظوری حاصل کی اور ایک آسودہ برہمن نے فی روپیہ چھ آنے لینے کے اقرار پر زمین کھودنے کا ٹھیکہ لیا ہو۔ چہارم گورنمنٹ لیگی۔ بہت مزدور جگہہ کھودنے میں مصروف ہیں تاحال روپیہ نہیں نکلا +

میرواڑہ میں ٹڈیاں فصل کو بہت نقصان پہنچا رہی ہیں سوجت پچپدرہ پربت سر کی فصلوں کو ماہ گذشتہ میں اتنے بڑا نقصان ہوا +

انگلستان میں مسٹر ڈیڈلس ایک ایسی کل بنا رہے ہیں جس سے آدمی اُس چیز کو دیکھ سکے جو حد نگاہ سے باہر ہو۔ یعنی مرادآباد سے نینیطہ کا میلا دیکھ لیا جائے جو رامپور میں دس کوس کے فاصلہ پر ہوتا ہو +

حیدرآباد دکن عرصہ دو تین روز سے ایک بھیڑیے نے چھاؤنی سومن آباد میں دس بارہ آدمیوں کو مار ڈالا ہو لہذا سرکار نظام نے حکم دیا ہو کہ جو شخص اُسکو ماریگا سو روپیہ انعام کا مستحق ہوگا۔ دیگر ایک شخص نے اپنی بی بی کو بدرویہ دیکھا تو اُسنے جمعہ کے روز بیوی کو مسجد میں جا کر بندوق بھر کر ماری اور اپنی جان سے گذر گیا۔ عورت کو مار کر مرتا تو ایک بات بھی تھی +

چین کی بعض خبریں مُنصف مزاج سامعین کو چیں برجبیں اور رحمدل ناظرین کو بے چین کئے بغیر نہیں رہتیں وہاں ایک مشہور آسمانی مندر پر جو زرق برق میں علیم النظیر تھا ستمبر میں بجلی گری۔ بجلی نے مندر ہی کے جلانے پر اکتفا نہ کی بلکہ افسر مہتمم مندر کے خرمن عیش یعنی ایک سال کی تنخواہ کے جلانیکا بھی کامل اہتمام کیا۔ خلف شکوہ حکام نے حکم صادر فرمایا کہ بجلی سے مندر کیوں جلا۔ لہذا مہتمم مندر کی ایک سال کی تنخواہ سوخت کہ گرتی بجلی مہتمم نے نہ روکی۔ کوئی تو بہا فرماتے ہیں کہ آسمانی مندر پر بجلی کا آنا اور جلانا حق تھا۔ مگر بجلی کو روکنا مہتمم کی قدرت سے باہر تھا بجلی پر جرمانہ ہونا چاہئے کہ خلاف قانون آسمانی مندر کو جلایا +

فیروزپور ۹ دسمبر سیٹی پولیس اسٹیشن کے احاطہ میں افسوسناک واقع گذرا۔ ڈپٹی انسپکٹر جو اپنے کام پر سے واپس آئے تو اپنا ریوالور جسمیں گولی بھری تھی رکھدیا جسکو انکے ایک نوجوان نوکر نے چھیڑا تو بندوق سر ہو گئی اور اُسکی پسلی میں لگی جس سے وہ نوکر فوراً مر گیا +

۳۰ نومبر کے بھارت سُدھار کا نامہ نگار۔ تر۔ تم۔ لکھتا ہو کہ ۱۴ تاریخ کو ایک پٹھان لٹھ ہاتھ میں لئے ہوئے بمقام گجرات پنجاب ایک ہندوؤں کے ٹھاکردوارہ میں گھسکر پوجاری سے بولا کہ میں اِن بتوں کو جنہیں تم خدا مانتے ہو توڑتا ہوں۔ پوجاری جو کہ جوانمرد اور بہادر تھا اُس پٹھان پر غصہ ہو کر بولا۔ کہ اوّل میں تیرا سر توڑتا ہوں تب تو بتوں کو توڑیو پٹھان یہہ سنتے ہی وہانسے نکل کر دوسرے مندر میں چلا گیا اور وہاں جاتے ہی بتوں کو توڑ دیا۔ بس وہ پکڑا گیا اور عدالت سے ڈیڑھ سال قید کی سزا ہوئی +

دہلی میں آجکل وارداتوں اور چوریوں کی کثرت ہو۔ کہتے ہیں ۲۷ نومبر کو سورسرائے میں کابلی لوگ کسی بات پر آپس میں لڑپڑے جس سے بہتوں کے ضرب شدید آئی۔ سنا ہو کہ ۲۹ نومبر کو کٹرہ کندلہ کشوں میں شب کو ایک شخص کا گلا کاٹا گیا۔ جسکے ہاں ڈیڑھ ہزار روپیہ کا کندلہ موجود تھا پولیس درپے تحقیقات ہو قاتل کا پتہ نہیں +

مختلف ملکوں اور شہروں کی خبریں

جرمن میں اب دفعہ تیس ہزار فوج اور زائد کیگئی ہے +

سلطان روم نے آخرکار موسیٰ بیگ کو بجرم ظلم اہل کریٹ ماخوذ کیا۔ عیسائی مدعی ہیں وہ حاکم جابر تھا مقدمہ قسطنطنیہ میں دایر ہے +

خلیفہ مہدی نے سرحد مصر پر تازہ حملہ کرنے کے لئے سامان کئے ہیں +

شہنشاہ جرمن نے سلطان ٹرکی کو مشورہ دیا کہ انگلستان سے دوستی پیدا کرنا چاہئے +

فرانس اور جرمن دونوں نے اپنی اپنی فوجوں کو اضافہ کیا ہو اور کہتے ہیں کہ رقیب کا خیال نہیں +

ڈم پیڈرو معزول بادشاہ برازیل ۷ دسمبر کو لسبون میں پہنچ گئے۔ انہوں نے گورنمنٹ برازیل سے پنشن لینے کو نامنظور کیا۔ ملکہ روتی ہو +

معزول شاہ برہما کا سوتیلا بھائی ہائی سکول دہلی میں بھرتی ہوا +

ڈپٹی صاحب فاضل کا ۵ سالہ لڑکا دفعتاً بندوق چلنے سے مر گیا +

رعایائے چین میں اپنے شہنشاہ کی مخالفت پھیلتی جاتی ہی کیونکہ وہ اس شہنشاہ کو منحوس سمجھتے ہیں کہ اسکے عہد میں نئی نئی آفتیں آئی ہیں +

مہاراجہ دلیپ سنگھ نئی شادی کرکے زیادہ وظیفہ اور گورنمنٹ کی مہربانی چاہتے ہیں +

پیگو کے پولیس انسپکٹر مسٹر سور کو بجرم چوری مال سرکاری ۲- ماہ قید سخت کا حکم ہوا- ۲ سو روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائے جرمانہ تین ماہ اور قید +

لاہور کے ڈاکٹر ڈکسن صاحب بجائے ڈاکٹر براون صاحب کے پنجاب میڈیکل مشنری سوسئیٹی کے سکرٹری مقرر ہوئے +

حضور ڈیوک آف کناٹ لاہور میں رونق افروز ہونیوالے ہیں +

کلکتہ میں ۵۰ ہزار روپیہ کی لاگت سے زنانہ ہسپتال لیڈی ڈفرن تعمیر ہوگا +

۱۸۸۸ء ۶ ہزار ۳۰۸ سو گھوڑے اسٹریلیا کے ہند میں آئے- امسال ۵ ہزار ۲ سو +

لنڈن میں شرطی کشتی میں ایک پہلوان نے پچاس ہزار روپیہ جیتا +

۲۲- دسمبر کو بیان ہوا کہ سورج گرہن ہوگا +

فرانس نے نمائش پیرس کے طفیل دس کروڑ روپیہ منافع اٹھایا +

زار روس ملاقات سلطان کو اسی موسم بہار میں قسطنطنیہ آوینگے +

کلکتہ یونیورسٹی کا ارادہ ہی کہ پرنس وکٹر کو ایل- ایل ڈی کی ڈگری دے +

احاطہ بمبئی کے امتحان انٹرنس کے کل ۲۹۲۳- امیدواروں میں امسال ۲۵ لڑکیاں ہیں +

مراد آباد سے ایک چھوٹا سا اخبار پر مذاق کرنیل نام ہفتہ وار جاری ہوا ہی +

دنیا بر تولد و موت کا حساب ظاہر کرتا ہو کہ ایک دن میں ۹۷۴۸۰- آدمی مرتے اور ۱۰۰۸۰۰ پیدا ہوتے ہیں +

بقول بھارت سدھار اگنی ہوتری صاحب کا دیو آشرم سکول ٹوٹ گیا +

لاہور سنگھ سبھا کا ارادہ ہی کہ دیانند ویدک کالج کے مقابلہ پر ایک سنگھ کالج قائم کرے +

دوست ہند بھیرہ کے ایڈیٹر پر ایک طالبعلم نے ازالہ حیثیت عرفی کی نالش کی ایڈیٹر پر پچاس روپیہ جرمانہ ہوا مالک اخبار بچ گیا +

ضلع پونا کے سندوا گاؤں میں مشعلیں جلا کر ایک ڈاکہ پڑا +

ایڈیٹر آفتاب پنجاب کا ایک ہزار روپیہ لیکر ایک کیمیا گر چلتا بنا +

کانپور- جو لوگ بمقام بٹھور قمار بازی میں گرفتار ہوئے تھے انپر عدالت فوجداری سے سو سو روپیہ جرمانہ ہوا +

چاچیتا کانگ کے کمشنر مسٹر ڈیل کلکتہ میں مہم لوشائی کے بارہ میں وہاں کے حکام کے ساتھ صلاح و مشورہ کر رہے ہیں +

لارڈ ہیرس آئندہ گورنر بمبئی مارچ میں وہاں پہنچ جائینگے +

نانک چین میں ایک تھیٹر کمپنی کا تھیٹر گرجانے سے دو سو آدمی ہلاک ہوئے +

لیڈی لوکن صاحبہ ایک انگریزی لیڈی نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کی تائید میں قلم اٹھایا +

انبالہ میں بازاری کتوں کی وجہ سے لوگ تنگ آرہے ہیں +

اجمیر ڈگی بازار میں ایک لڑکا کوٹھے پر سے گر کر مرگیا +

مہاراجہ صاحب نے زنانہ ہسپتال کی عمارت کیلئے ۳۶ ہزار روپیہ منظور فرمائے +

پرنس وکٹر پٹیالہ کپورتھلہ ریاستوں کو بھی اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف بخشینگے +

سرینگر کشمیر میں واردات آتش زدگی بکثرت ہورہی ہی +

موسی بیگ باوجود بریت کے سلطان کے حکم سے سیبیریا کو جلاوطن کیا گیا +

تاری خبریں

بمبئی- ۱۰ دسمبر اخبار نوودر ییپیا سے معلوم ہوا ہی کہ اودیسہ میں انگریزی جنگی حفاظت کا خاکہ کھینچتے ہوئے گرفتار ہوئے ہیں- انکے اسباب میں مصالحت کے متعلق دستاویزیں ہیں +

لنڈن- ۱۰ دسمبر ۱۳ جنوری کو جو دعوت ہوٹل میٹروپولی میں چندہ کی فراہمی کیواسطے دیجائیگی اُسکے حضور پرنس آف ویلز صدر نشین ہونگے- قومی فنڈ جذامیوں کی مدد کیواسطے عام لوگوں کی ہمدردی کو متحرک کیا جائیگا +

لنڈن ۱۲- دسمبر شاہ فارس نے حکم دیا ہی کہ بذریعہ کمیشن انگریزی و فرانسیسی اور جرمن قوانین پر غور کرکے انسے ایک ایسے مجموعہ کیواسطے سامان بہم پہنچائے جائیں جو فارس کی ضروریات کے لائق ہوں +

لنڈن- ۱۲ دسمبر معزول شہنشاہ برازیل کی بیگم کو اطلاع دیگئی ہی کہ اُسکے زیورات جنمیں بعض دنیا میں سب سے عمدہ برازیلین ہیرے تھے چوری ہوگئے ہیں +

زنجبار ۱۰ دسمبر جرمن لوگوں نے ۸ ماہ حال کو بشیری پر حملہ کرکے اُسکے ۲۰۰ آدمی ہلاک کئے- مگر خود بشیری جانبر ہوگیا- امین پاشا کے تمام آدمی ممباسا کیطرف روانہ ہوئے جہاں خدیو مصر کے جہاز کا انتظار کرینگے +

لنڈن- ۱۱ دسمبر افسوس ہی کہ مسٹر میکڈانلڈ منیجر اخبار لنڈن ٹائمز فوت ہوگئے +

الہ آباد- ۱۱ دسمبر- تھوڑے عرصہ کے بعد صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل اور صاحب ڈائرکٹر جنرل ریلوے اس امر پر گفتگو کرینگے کہ جب ولائت سے ڈاک وقت معینہ کے بعد پہنچتی ہی- تو بمبئی سے ایک سپیشل ٹرین ڈاک لیجایا کرے +

قصہ منظوم

من تصنیف موہن لعل صاحب امرتسری

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں مطبوعہ ۱۴ نومبر ۱۸۹۹ء نمبر ۴۶)

کیا فسانہ ہے یہہ اک عبرت اُٹھانیکے لئے
بلکہ حصّہ ہوگیا سارے زمانے کے لئے

ایک تھی چھوٹی سی چڑیا جسکو بُلبل کہتے ہیں
صبح سے تا شام گاتی غم مٹانیکے لئے

اِک سحر کا ماجرا ہے آشیاں سے وہ نکل
اِک شجر پر آکر بیٹھی وہ گانے کے لئے

اپنی عادت کے موافق اپنی خوش الحان سے
کر دیا آسا شروع دل کے لبھانیکے لئے

ساتویں یا آٹھویں ساعت میں بدلا اُسنے رنگ
بھیرویں کا سوز پھر لائی سُنانے کے لئے

ہوگئی دوپہر۔ تو پھر وقت تھا سارنگ کا
الغرض ہر سوز تھا بن پر۔ اُڑانے کے لئے

صبح سے تا شام کیا کیا سوزِ دل ظاہر کئے
رشکِ لیلی گاتی تھی مجنوں بنانے کے لئے

رُخ پہ جب خورشید عالمتاب نے ڈالا نقاب
تب تلک گاتی رہی دیپک سُنانے کے لئے

ہوگئی جب شام تب تک خوب ہی گاتی رہی
بھوک بھی حاضر ہوئی آکر ستانے کے لئے

پھر تو روزی کے تجسّس میں لگی وہ گل پرست
گیت سب رخصت طلب تھے بھول جانیکے لئے

جب ستایا بھوک نے اچھی طرح اُسکو تو پھر
ہر طرف پرّاں نگہہ تھی کھانا پانیکے لئے

فاصلے پر اُسکو چھوٹی سی چمکدار ایک چیز
جب نظر آئی۔ تو چاہا پاس جانے کے لئے

شاخ سے اُڑکر گئی اُسجا جہاں وہ چیز تھی
چپکے جا بیٹھی وہ بُلبل بھید پانے کے لئے

کر لیا معلوم اُس نے کہ یک شب تاب ہے
میں لکھوں جگنو اُسے ہندی بتانیکے لئے

دیکھ کر حرکات بُلبُل ہوگیا اُس کو یقین
یعنی جگنو نے یہہ سمجھا آئی کھانیکے لئے

پھر تو گھبرا کر وہ بُلبُل سے مخاطب یوں ہوا
چکنی چُپڑی گفتگو سے جاں بچانیکے لئے

کیا میری یہہ روشنی خوش آپ کو آئی نہیں
کیا نہیں یہہ روشنی رستہ بتانے کے لئے

کیوں نہیں یہہ روشنی میری تجھے مرغوب دل
میں تو تھا قربان جاں سے تیرے گانیکے لئے

گر تری آواز میں ہوتا خلل اندازمیں۔
پھر تو مستوجب تھا ہر سختی اُٹھانے کے لئے

اسطرح آواز کا تیرے نہ میں بدخواہ ہوں۔
اسطرح ہو قصد تیرا بھی نہ کھانیکے لئے

جس خدا نے لحنِ داؤدی کیا تجھکو عطا
روشنی مجھکو بھی دی جنگل سُہانے کے لئے

تاکہ تو اِس راگ سے اور میں بھی اپنے نور سے
اِس شب تیرہ کو خوش کردیں زمانیکے لئے

گفتگو و سوزِ جگنو سے بھر آیا اُس کا دل
اور وجود اپنا نہ سمجھی دل دکھانیکے لئے

چھوڑکر پیچھے سے اپنے عذر بُلبُل نے کیا
اور خوشی سے کہدیا گھر اسکے جانیکے لئے

نتیجہ بھوک کا بُلبُل نے پھر کچھ اور ہی ساماں کیا
جانداروں سے اُٹھایا ہاتھ کھانیکے لئے

دیکھنے کو ہمدموں تمثیل اک ادنٰی سی ہے
بے شبہہ حیواں سے ہے انساں بنانیکے لئے

سب مذاہب کے لئے دیکھو تو بس ہے سود مند
باب حکمت ہے یہی انساں بنانے کے لئے

آدمی کو آدمی جانے کہ ہے عضو بدن
بلکہ ہمدردی کرے رشتہ بڑھانیکے لئے

جسقدر امکان ہو نقصاں رسانی چھوڑکر
ہم نمونہ نیک ہو جائیں زمانے کے لئے

ہر کسی کو چاہیئے کوشش اسی میں رات دن
اپنے اپنے منصبوں کے حق نبھانیکے لئے

جس کسی کو جو ہُنر بخشا خدا نے دوستو
اسکو ہم تعظیم دیں عزّت بڑھانیکے لئے

ہر بشر کو چاہیئے ہو نیک خواہ و صلح جو
اور نہ لڑ بھڑ کر نمونے ہوں زمانیکے لئے

راقم

ایم-ایل- تلمیذ حضرت خستہ- از امرتسر

غزل

من تصنیف بابو منور خانصاحب کیٹی کسٹ ٹاؤ گڈہ

اگر وہ آکے جہاں میں عیاں نہیں ہوتا
نجات کا سیری ہرگز نشاں نہیں ہوتا

ہمارے واسطے انساں خود بنا خالق
کچھ اُسکی مہر کا ہمسے بیاں نہیں ہوتا

اس افتاب صداقت پہ لاکھ شپّر چشم
جو خاک ڈالیں تو ہرگز نہاں نہیں ہوتا

یسوع مسیح جو ضامن نہ ہوتا اے ہمدم
تو جان لے کہ یہہ سارا جہاں نہیں ہوتا

بلاتا گر نہ عنایت سے اپنے وہ سب کو
یقین جانو منوّر یہاں نہیں ہوتا

التماس

مبشر انجیل جاری ہوگیا چنانچہ دو نمبر اُسکے نکل چکے ہیں لیکن اب تک خاطر خواہ امداد روپیہ کی نہیں ہوئی اسواسطے مسیحی بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے کہ مہربانی سے جسقدر مدد دے سکتے ہیں دریغ نہ کریں۔ اور روپیہ کے بھیجنے میں توقف نہ کریں۔ کیونکہ اس کام کیواسطے کچھ روپیہ نہیں ہے صرف خریداروں اور چندہ دہندگان سے یہہ کام چلتا ہے کسی خاص شخص کیطرف سے یہہ جاری نہیں کیا گیا۔ اور نہ دُنیاوی نفع اِس سے مدنظر ہے۔ خدانخواستہ اگر جاری ہوکر بند ہوگیا تو سب کیواسطے شرم کا باعث ہوگا۔ اسواسطے عاجزی اور منت کے ساتھ التماس ہے کہ اِس کام کو جاری رکھنے کیواسطے روپیہ کی مدد دیویں۔ کیونکہ دُنیا میں سب کام روپیہ سے چلتا ہے

راقم

بندہ شیر سنگھ باجوہ۔ امین مبشر انجیل بٹالہ پنجاب

اشتہار

چھوٹے ٹھیکیداراں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ کام کھدائی سرسہ برانچ ڈویژن نہر جمن غربی کا شروع ہوگیا ہے۔ اور نرخ اچھا دیا جاویگا۔ چونکہ چھوٹے ٹھیکیداراں معہ انکے مزدوروں کے ضرورت ہے۔ اسواسطے یہہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو ٹھیکہ لینا منظور ہو۔ تو مقام کرنال خدمت میں صاحب اکزکٹو انجنیر بہادر سرسہ برانچ ڈویژن نہر جمن غربی کے حاضر ہوکر درخواست کرے۔

دستخط

صاحب اکزکٹو انجنیر بہادر سرسہ برانچ ڈویژن نہر جمن غربی

مقام کرنال

اشتہار

مشن سکول راولپنڈی کے لئے دو سندیافتہ انگریزی ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ جو سینیر دوم درجے کے امتحان میں پاس ہوں دیسی عیسائی ہوں تو بہت ہی بہتر ہے۔ اُمیدوار معہ اسناد اپنی درخواست بخدمت ہیڈ ماسٹر مشن سکول راولپنڈی روانہ کرے۔

المشتہر

جیمس ڈبلیو مائٹرس صاحب

لودیانہ

تاحال بارش نہ ہونے کی وجہ سے آجکل شہر میں مرض نمونیاں کی زیادتی ہے شفاخانہ میں بارہ کیس مرض مذکورہ کے ہفتہ گذشتہ میں آئے جنمیں دو مُہلک واقع ہوئے۔ عیسائی بستی میں بھی اسی مرض میں بھائی ایل جیکشن جیبل ٹیچر مشن سکول لودیانہ جو ایک جوان صالح تھے صرف چار پانچ روز بیمار رہ کر ۱۴ ماہ دسمبر کو رہ گرائے عالم جاوید ہوئے اور ایام بیماری میں اپنے اقارب کو یہہ وصیت کرنے سے کہ میری تدفین کے وقت ۲۶ واں گیت جسمیں خداوند مسیح کے مولود مسعود کا بیان ہے گایا جاوے ثابت کردیا کہ مسیحی اپنے نجات دہندہ کے دُنیا میں نزول اجلاس کا کسقدر خیال بستر مرگ اور حالت موت میں رکھنے سے مطمئن اور سکرات موت پر فتحمند رہتے ہیں۔ خداوند اُنکے پس ماندگان کو تسلی اور صبر عطا فرماوے۔

شہر میں آجکل پتنگ بازی کا اسقدر زور شور ہے کہ بوڑھے اور جوان نظر بہ آسمان ہو تق کیطرح بھاگے پھرتے ہیں۔

میلہ روشنی میں دیہاتی دہقان نہایت فحش گیت گاتے پھرتے تھے ایک پولیس کنسٹیبل بھی اُنکے فعل میں شریک دیکھا گیا۔ پھر فحش کا انتظام کیونکر ممکن ہے۔ ہاں اتنا کہہ سکتے ہیں۔ کہ جناب شہزادہ سلطان محمد طیموس خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر جو اِس میلہ میں تعینات تھے اُنکا حُسن انتظام بیشک قابل تعریف تھا۔ عیسائیوں نے بھی انجیل کی منادی اپنا خیمہ کھڑا کرکے متواتر دو روز تک خوب کی اور بازار سے گاتے بجاتے گذرے بہتوں نے نجات کا پیغام سُنا لیکن یک نشد دو شد۔ اتنا لکھنا ضرور ہے کہ ہم نے گذشتہ نمبر میں بصیغہ لوکل میران پیر کے میلہ روشنی کی کیفیت اور مجلس صوفیان و مشایخ کے حال وقال کا کچھ ذکر لکھا تھا جسکو پڑھ کے ناظرین متحیر ہونگے۔ کہ اِن سفید ریش مشایخوں کو اِسطرح بھاؤ بتانے اور تان کے ساتھ سر ہلانے اور ہاتھ بنانے میں ذرہ شرم نہیں معلوم ہوتی مگر آج اخبار آفتاب پنجاب میں ہم کو یہہ خبر پڑھ کر زیادہ تعجب اور افسوس ہوا کہ بھلا زندہ لوگ تو یوں وجد میں آکر اچھلتے کودتے ہیں پر طرفہ ماجرا ہے کہ گورکھپور کے ریاض الاخبار نے عُرس شاہ حسین بخش رحمانی کی کیفیت لکھی ہے کہ جب قوالان اپنی لحن داؤدی کے کرشمہ دکھاتے تھے مزار قطب ربانی پر حالت وجد طاری ہوئی کہ مزار کی چادر زردوزی چار چار گرہ اونچی اچھلنے لگی اُسوقت تمام حاضرین نے اپنی اپنی مُرادوں کے موافق دُعائیں مانگیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ اب حضرت مُریدان نیچر اِس خبر کو پڑھکر کیا رائے قائم فرماتے ہیں۔ واہ حضرات مشایخ و صوفیان آپکے کیا کہنے ہیں کون نیچری آجکل آپ کی کرامت زندوں اور مردوں کے وجد میں آنے۔ اور قوالوں کے ساتھ اُچھلنے کودنے پر اعتراض کریگا۔ آپ ہی سوچیں اور چُپ لگائیں لوگوں کو بکنے دو۔ راجپوتانہ گزٹ نے بھی انہیں حضرت میران پیر کے عُرس پر طوائفوں کے ناچ و گانے کے جلسے کا ذکر لکھا مگر اُنہوں نے یہہ خبر نہ دی کہ طوائفوں کے گانے پر بھی مردہ پیروں اور زندہ صوفیوں کو کچھ حال چڑھا یا نہیں شائد قوالوں ہی کے ہاتھ اور زبان میں کچھ ایسی کرامت ہو کہ جس سے حال چڑھ جاتا ہو۔

صحت اچھی ہے۔ پیدایش ۴۰۔ اموات ۲۷۔